سوال

عیدالام اور سالگرہ منانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''عیدالام'' کے نام سے منائی جانے والی عید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام عیدیں جو شرعی عیدوں کے مخالف ہیں وہ سب بدعی اور نو ایجاد ہیں، جو کہ سلف صالحین کے عہد میں معروف نہ تھیں۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ ان میں سے کچھ عیدیں غیر مسلموں کی ایجاد ہوں، پھر ان میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ مشابہت بھی موجود ہے جبکہ شرعی عیدیں اہل اسلام کے نزدیک مشہور و معروف ہیں اور وہ ہیں: (۱) عیدالفطر (۲) عیدالاضحی اور (۳) ہفت روزہ عید یعنی جمعة المبارک۔ ان تین عیدوں کے سوا اسلام میں کسی اور عید کا کوئی تصور نہیں، لہٰذا ان کے علاوہ جو عیدیں بھی ایجاد کی گئی ہیں وہ سب مردود اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شریعت میں باطل ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنۡ اَحۡدَثَ فِی اَمۡرِنَا ہٰذَا مَا لَیۡسَ مِنۡہُ فَہُوَ رَدٌّ» (صحیح البخاري، کتاب العلم، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، ح: ۲۶۹۷ و صحیح مسلم، الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة، ح: ۱۷۱۸)

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

یعنی اسے اس کے منہ پر دے مارا جائے گا اور اللہ کے ہاں وہ مقبول نہ ہوگی۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں:

«مَنۡ عَمِلَ عَمَلًا لَیۡسَ عَلَیۡہِ اَمۡرُنَا فَہُوَ رَدٌّ» (صحیح مسلم، الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة ح: ۱۷۱۸)

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

جب یہ بات واضح ہوگئی تو اس سے معلوم ہوا کہ سوال میں مذکور اور ''عیدالام'' (ماں کی عید) کے نام سے موسوم عید جائز نہیں ہے، لہٰذا اس میں عید جیسے شعائر، مثلاً: خوشی و مسرت کا اظہار اور تحائف وغیرہ دینا جائز نہیں۔ مسلمان کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے دین کو عزت کا ذریعہ سمجھے، اسی کو باعث فخر جانے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ حدود کی پابندی کرے اور اس دین قیم سے وابستہ ہو جائے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے، اس میں اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے۔ مسلمان کو یہ بھی چاہیے کہ وہ اندھا مقلد بن کر ہر کس و ناکس کے پیچھے نہ چلے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی شخصیت کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے تقاضے کے مطابق مضبوط بنائے تاکہ وہ لوگوں کا متبوع بنے

ان کاتابع نہ بنے۔ لوگوں کے لیے نمونہ بنے، ان کواپنے لیے نمونہ نہ بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شریعت تمام اعتبار سے جامع ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ۚ ... سورة المائدة ٣

’’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔‘‘

ماں کا اس سے کہیں زیادہ حق ہے کہ سال میں صرف ایک دن اس کے نام کیا جائے بلکہ ماں کا اپنی اولاد پر حق تو ہے کہ وہ اس کا پورا پورا خیال رکھیں اس کا ادب واحترام بجا لائیں، اس کی ضروریات کو پورا کریں اور ہر جگہ اور ہر وقت اس کی اطاعت وفرمانبرداری اپنا شیوہ بنا لیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم نہ آتی ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 164